سورة آل عمران

آیات ۲۴ - ۱۹

إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ ۗ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ إِلَّا مِن بَعْدِ
مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۗ وَمَن يَكْفُرْ بِآيَاتِ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ
١٩ فَإِنْ حَاجُّوكَ فَقُلْ أَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلَّهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ۗ وَقُل لِّلَّذِينَ أُوتُوا
الْكِتَابَ وَالْأُمِّيِّينَ أَأَسْلَمْتُمْ ۚ فَإِنْ أَسْلَمُوا فَقَدِ اهْتَدَوا ۚ وَّإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا
عَلَيْكَ الْبَلَاغُ ۗ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ٢٠ إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَ
يَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّيَقْتُلُونَ الَّذِينَ يَأْمُرُونَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ ۙ
فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ٢١ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
وَمَا لَهُم مِّن نَّاصِرِينَ ٢٢ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِّنَ الْكِتَابِ يُدْعَوْنَ
إِلَىٰ كِتَابِ اللَّهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلَّىٰ فَرِيقٌ مِّنْهُمْ وَهُم مُّعْرِضُونَ ٢٣ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ
قَالُوا لَن تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ ۖ وَغَرَّهُمْ فِي دِينِهِم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ

آل عمران
اہل کتاب کو دعوت اسلام
امتِ مسلمہ کو باہمی اتحاد
اور تنظیمی ہدایات
1
آیت 1-32
اہل کتاب خصوصاً نصاریٰ
سے خطاب کی تمہید
اور اسلام کی دعوت
2
آیت
33 - 63
نصاریٰ سے براہ راست
خطاب - (۹ ہجری میں)
قصہ مریمؑ اور زکریاؑ
عقیدۂ تثلیث کا ابطال
3
آیت
64 - 101
مسلمانوں کو اہل کتاب کے
شر سے آگاہ اور خبردار کیا
گیا ہے
4
آیت
102- 120
مسلم امہ سے خطاب
عمومی، اصولی اور تنظیمی
ہدایات
5
آیت
121- 189
غزوۂ احد، اس کے بعد
کی سنگین صورتحال پر
تبصرہ اور ہدایات
6
آیت 190-200
اختتامیہ
سورت کے مضامین کا خلاصہ
اہل کتاب خصوصاً نصاریٰ سے خطاب
امتِ مسلمہ سے خطاب

إِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللهِ الْإِسْلَامُ ۗ وَ مَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ أُوْتُوا الْكِتٰبَ إِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ

إِنَّ الدِّيْنَ - بیشک دین

دین - نظامِ زندگی، طریقۂ حیات، طرزِ زندگی، آئین

عِنْدَ اللهِ - اللہ کے نزدیک

الْإِسْلَامُ - اسلام ہی ہے

وَ مَا اخْتَلَفَ - اور اختلاف نہیں کیا

اِخْتَلَفَ يَخْتَلِفُ ، اِخْتِلَافًا اختلاف کرنا (VIII)

الَّذِيْنَ - ان لوگوں نے جن کو

أُوْتُوا الْكِتٰبَ - دی گئی کتاب

أَتَى يَأْتِي ، إِتْيَانًا - آنا، آجانا، آپہنچنا

أُوْتُوْ - (فعل مجہول - ماضی)

إِلَّا مِنْۢ بَعْدِ - مگر اس کے بعد ج

مَا جَآءَهُمُ - جو آیا ان کے پاس

مَا جَآءَهُمُ الۡعِلۡمُ بَغۡيًا بَيۡنَهُمۡ ؕ وَمَنۡ يَّكۡفُرۡ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيۡعُ الۡحِسَابِ ﴿۱۹﴾

الۡعِلۡمُ - علم

بَغۡيًا بَيۡنَهُمۡ - سرکشی کرتے ہوئے آپس میں (ب غ ي)

بَغَى يَبْغِي ، بَغْيًا - چاہنا (میانہ روی کی حد سے بڑھکر)، ظلم وزیادتی کرنا، تلاش کرنا

بَغۡيا - تجاوز کے ساتھ ساتھ حسد کے معنی میں

وَمَنۡ يَّكۡفُرۡ - اور جو انکار کرتا ہے

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ - اللہ کی آیات کا

فَاِنَّ اللّٰهَ - تو یقیناً اللہ تعالیٰ

سَرِيۡعُ الۡحِسَابِ - تیز ہے حساب لینے میں

اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۗ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا
جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۹﴾

اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے اس دین سے ہٹ کر جو مختلف طریقے اُن لوگوں نے اختیار کیے، جنہیں کتاب دی گئی تھی، اُن کے اِس طرز عمل کی کوئی وجہ اس کے سوا نہ تھی کہ انہوں نے علم آ جانے کے بعد آپس میں ایک دوسرے پر زیادتی کرنے کے لیے ایسا کیا اور جو کوئی اللہ کے احکام و ہدایات کی اطاعت سے انکار کر دے، اللہ کو اس سے حساب لیتے کچھ دیر نہیں لگتی ہے

Surely the (true) religion before Allah is Islam (submission to His Will): Nor did the People of the Book dissent therefrom except through envy of each other, after knowledge had come to them. But if any deny the Signs of Allah, Allah is swift in calling to account.

محمد اقبال

اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۗ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ؕ

دین کا مفہوم - دین قرآن میں ضابطہ حیات، طرز زندگی اور آئین کے معنوں میں آیا ہے - وہ نظام جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی ہدایت کے لیے اتارا (اللہ کے اس اتارے ہوئے دین کا نام اسلام ہے)

- **اسلام**-خود کو احکام الٰہی کے سامنے مکمل سپرد کر دینا، جھکا دینا، سر تسلیم خم کر لینا، مکمل اطاعت میں آنا
- اصطلاحی طور پر اسلام، شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو قبول کرنے کا نام ہے
- اپنے آپ کو اللہ کے سامنے بلا مشروط جھکا دینا، دین کی حقیقت اور اس کی روح ہے
- اللہ تعالیٰ کی توحید، قدرت اور حکمت کا تقاضا یہ ہے کہ انسان صرف اس کے سامنے سر جھکائے
- یہ خود سپردگی زندگی اور فکر و عمل کے ہر دائرے میں مطلوب ہے۔
- اس بات کو پہلے ہی محکم کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ چونکہ عدل و قسط کو قائم کرنے والا ہے اس وجہ سے اس نے بندوں کو صحیح زندگی گزارنے کا طریقہ بتانے کے لیے ایک دین عدل و قسط اتارا
- یہی دین اس کائنات کا تکوینی نظام ہے، اسی دین پر فطرت انسانی کی تخلیق ہوئی ہے، یہی دین اس نے ابتدا سے تمام نبیوں اور رسولوں پر اتارا

اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۣ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَھُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَھُمْ ۭ

- اللہ کے نزدیک یہی دین (اسلام) یعنی یہی طرز عمل پسندیدہ اور مطلوب ہے
- یہود و نصاری نے باہمی اختلاف وعناد اور ضد کی وجہ سے اس میں بہت سے اختلافات پیدا کردیے اور یہودیت و نصرانیت کے ناموں سے اپنے الگ الگ دین کھڑے کر لیے
- ان کے یہ اختلاف لاعلمی اور بے خبری کی وجہ سے نہیں بلکہ وحی کا یقینی علم آجانے کے بعد ہوئے
- سرکشی - تجاوز ، دین میں اختلافات کی اہم وجہ
- لوگوں نے اپنی جائز حد سے بڑھ کر حقوق، فائدے اور امتیازات حاصل کرنے چاہے اور اپنی خواہشات کے مطابق اصل دین کے عقائد، اصول اور احکام میں ردو بدل کرڈالا۔
- فکری، معاشرتی اور دینی اختلافات کا پیدا ہونا اللہ کے دین کے عادلانہ قوانین سے تجاوز کا نتیجہ ہے
- وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۔ دین کی حقیقت کے ادراک کے بعد اس میں اختلافات پیدا کرنا کفر ہے۔
- جب اس نے لوگوں کے لیے دین اتارا تو پھر وہ لوگوں کا اس سے متعلق حساب بھی یقیناً کرنے والا ہے

فَاِنْ حَآجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِیَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ؕ وَقُلْ لِّلَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّیّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ ؕ

فَاِنْ حَآجُّوْكَ - پھر اگر وہ جھگڑا کریں آپ سے

حَاجَّ يُحَاجُّ ، مُحَاجَّةً جھگڑا کرنا (III)

فَقُلْ اَسْلَمْتُ - تو آپ کہ دیں کہ میں نے جھکا دیا

أسْلَمَ يُسْلِمُ ، إسْلَامًا مطیع ہونا، تابع فرمان ہونا، اسلام لانا (IV)

وَجْهِیَ لِلّٰهِ - اپنا مُنہ اللہ کے لیے

وَمَنِ اتَّبَعَنِ - اور اس نے جس نے میری پیروی کی

اتَّبَعَنِ اصل میں اتَّبَعَنِی ہے

وَقُلْ لِّلَّذِیْنَ - اور آپ کہہ دیں ان سے جن کو

اُوْتُوا الْكِتٰبَ - دی گئی کتاب

وَالْاُمِّیّٖنَ - اور اَن پڑھ لوگوں سے

اُمِّیّٖن-(اُمّی) جو نہ لکھ سکے نہ پڑھ سکے
مدرسہ وکتابی تعلیم و تعلم سے نا آشنا۔
یہاں مراد مشرکین عرب ہیں

ءَاَسْلَمْتُمْ - کیا تم فرمانبرداری قبول کرتے ہو

فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۲۰﴾

فَاِنْ اَسْلَمُوْا - پھر اگر وہ فرماں بر داری قبول کرلیں

فَقَدِ اهْتَدَوْا - تو انھوں نے ہدایت پالی

(و ل ي)

وَاِنْ تَوَلَّوْا - اور اگر وہ منہ پھیریں

تَوَلّٰى يَتَوَلّٰى ، تَوَلِّيًا - منہ موڑنا،منہ پھیرنا (V)

فَاِنَّمَا - تو کچھ نہیں سوائے اس کے کہ

عَلَيْكَ الْبَلٰغُ - آپ پر ہے پہنچا دینا

وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ - اور اللہ خوب دیکھنے والا ہے

بِالْعِبَادِ - بندوں کو

فَاِنْ حَآجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ؕ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَ
الْاُمِّيّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ ؕ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ؕ
وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۠ ﴿۲۰﴾

اب اگر یہ لوگ تم سے جھگڑا کریں، تو ان سے کہو: "میں نے اور میرے پیروؤں نے تو اللہ کے آگے سر تسلیم خم کر دیا ہے" پھر اہل کتاب اور غیر اہل کتاب دونوں سے پوچھو: "کیا تم نے بھی اس کی اطاعت و بندگی قبول کی؟" اگر کی تو وہ راہ راست پا گئے، اور اگر اس سے منہ موڑا تو تم پر صرف پیغام پہنچا دینے کی ذمہ داری تھی آگے اللہ خود اپنے بندوں کے معاملات دیکھنے والا ہے

So if they dispute with thee, say: "I have submitted My whole self to Allah and so have those who follow me." And say to the People of the Book and to those who are unlearned: "Do ye (also) submit yourselves?" If they do, they are in right guidance, but if they turn back, Thy duty is to convey the Message; and in Allah's sight are (all) His servants.

محمد اقبال

فَاِنۡ حَآجُّوۡكَ فَقُلۡ اَسۡلَمۡتُ وَجۡهِىَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ؕ وَقُلۡ لِّلَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ وَالۡاُمِّيّٖنَ ءَاَسۡلَمۡتُمۡ ؕ

انکار کرنے والوں کو دھمکی بھی اور دعوت بھی

- مکہ والوں پر دعوت پہنچانے کی حجت تو حکم ہجرت کے ساتھ تمام ہو چکی، مدینہ والے بھی اس پیغام سے آشنا ہو کر اکثر ایمان لا چکے - اہل کتاب کی کتب میں قرآن اور آپ ﷺ کی حقانیت کے ثبوت موجود
- ہر قسم کی اتمامِ حجت کے بعد اب اگر یہ منکرین کسی بات پر بحث کرتے ہیں تو اس کا مقصد بحث برائے بحث یا بات کو الجھانے کے سوا کچھ نہیں۔ اسی لیے یہاں حکم دیا گیا کہ ان سے بحث کی ضرورت نہیں
- ان سے صاف کہیے کہ اس قرآن کے مخاطب ہم بھی ہیں اور تم بھی۔ ہم تو قرآن کی دعوت کے سامنے سر جھکا چکے ہیں، اپنا آپ اللہ کے سپرد کر چکے ہیں — تم اس پر ایمان لاتے ہو یا نہیں؟
- اپنا چہرہ اللہ کی طرف یا اللہ کے حوالے کرنا اپنی ذات کو اللہ کے حوالے کرنے کی تعبیر ہے۔
- اگر یہ بحث اور مناظرے بازی کو چھوڑ کر ایمان لے آئیں یہ اہل ایمان کے ہم سفر
- اگر یہ اس دعوت سے منہ موڑیں تو آپؐ کو ہرگز پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ آپ کے ذمہ صرف دعوت کا پہنچانا تھا، سو آپ اپنا فرض بتمام و کمال ادا کر چکے

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ ۙ

اِنَّ الَّذِيْنَ - بیشک وہ لوگ جو

يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ - انکار کرتے ہیں اللہ کی آیات کا

وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ - اور قتل کرتے ہیں نبیوں کو

بِغَيْرِ حَقٍّ - کسی حق کے بغیر

وَّيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ - اور وہ قتل کرتے ہیں ان لوگوں کو جو

يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ - ترغیب دیتے ہیں عدل وانصاف کی

مِنَ النَّاسِ - لوگوں میں سے

فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ - تو آپ بشارت دیں ان کو ایک دردناک عذاب کی

اِنَّ الَّذِيۡنَ يَكۡفُرُوۡنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ يَقۡتُلُوۡنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيۡرِ حَقٍّ ‌ۙ وَّ يَقۡتُلُوۡنَ
الَّذِيۡنَ يَاۡمُرُوۡنَ بِالۡقِسۡطِ مِنَ النَّاسِ ۙ فَبَشِّرۡهُمۡ بِعَذَابٍ اَلِيۡمٍ ﴿۲۱﴾

جو لوگ اللہ کے احکام و ہدایات کو ماننے سے انکار کرتے ہیں اور اس کے پیغمبروں کو ناحق قتل کرتے ہیں اور ایسے لوگوں کی جان کے درپے ہو جاتے ہیں، جو خلق خدا میں عدل و راستی کا حکم دینے کے لیے اٹھیں، ان کو دردناک سزا کی خوش خبری سنا دو

As to those who deny the Signs of Allah and in defiance of right, slay the prophets, and slay those who teach just dealing with mankind, announce to them a grievous penalty.

محمد اقبال

اِنَّ الَّذِيۡنَ يَكۡفُرُوۡنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقۡتُلُوۡنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيۡرِ حَقٍّ ۙ وَّيَقۡتُلُوۡنَ الَّذِيۡنَ يَاۡمُرُوۡنَ بِالۡقِسۡطِ مِنَ النَّاسِ ۙ

یہود کی تاریخی حقیقت کا اظہار اور ان کے انجام کار کا تذکرہ

- "جن لوگوں نے انکار کیا" آیات الٰہی کا انکار کرکے کلمہ کفر ادا کرنے سے کہیں زیادہ وسیع اطلاق
- یہاں اہل کتاب جنھیں اپنے صاحب علم ہونے، تقدس اور مشیخیت کا بڑا دعویٰ تھا کا پردہ چاک کیا گیا
- ان کے اس قساوت قلبی اور شومئی قسمت کی بدترین صورت کی تفصیل سورۃ البقرہ میں
- ان کا کردار یہ ہے کہ انہوں اللہ کے بھیجے ہوئے انبیاء علیہ السلام کو قتل کرنے سے بھی دریغ نہیں کیا
- انبیاء علیہ السلام کے راستے پر چلنے والے اہل علم اور نظام عدل و قسط کے قائم کرنے والوں کو بھی قتل کرتے رہے ہیں ۔(انہوں نے تو مسیحؑ اور برابا ڈامیں سے مسیحؑ کو پھانسی کی سزا کے لے منتخب کیا)
- ان سے یہ امید کہ یہ اسلام قبول کرلیں گے ؟
- انھیں دردناک عذاب کی خوشخبری ۔ اپنے جن کرتوتوں پر وہ آج بہت نازاں اور بہت خوش ہیں اور سمجھ رہے ہیں کہ ہم بہت خوب کام کر رہے ہیں۔ برائی کے بھی مرتکب ہیں اور پاک بازوں کا مذاق بھی اڑاتے ہیں اس کا بہت جلد حساب کتاب ہونے والا ہے جس کے نتیجہ انکے لیے دردناک عذاب

أُولَٰٓئِكَ الَّذِينَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِى الدُّنْيَا وَالْأٰخِرَةِ ۫ وَمَا لَهُمْ مِّن نّٰصِرِينَ ﴿۲۲﴾

أُولَٰٓئِكَ الَّذِينَ - یہ وہ لوگ ہیں

حَبِطَتْ - اکارت ہوئے

حَبِطَ يَحْبَطُ ، حَبَطًا ۔ ضائع ہونا

أَعْمَالُهُمْ ۔ جن کے اعمال

فِى الدُّنْيَا وَالْأٰخِرَةِ - دنیا میں اور آخرت میں

وَمَا لَهُمْ - اور ان کے لیے نہیں ہے

مِّن نّٰصِرِينَ - کوئی بھی مدد کرنے والا

یہ وہ لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا اور آخرت دونوں میں ضائع ہو گئے، اور انکا مددگار کوئی نہیں ہے

Those are they whose works have failed in the world and the Hereafter; and they have no helpers.

اَلَمۡ تَرَ اِلَی الَّذِیۡنَ اُوۡتُوۡا نَصِیۡبًا مِّنَ الۡکِتٰبِ یُدۡعَوۡنَ اِلٰی کِتٰبِ اللّٰہِ لِیَحۡکُمَ بَیۡنَہُمۡ ثُمَّ یَتَوَلّٰی فَرِیۡقٌ مِّنۡہُمۡ وَ ہُمۡ مُّعۡرِضُوۡنَ ﴿۲۳﴾

اَلَمۡ تَرَ - کیا تو نہیں دیکھا

اِلَی الَّذِیۡنَ اُوۡتُوۡا - ان کی طرف جن کو دیا گیا

نَصِیۡبًا مِّنَ الۡکِتٰبِ - ایک حصہ کتاب سے

نصیب - حصہ

یُدۡعَوۡنَ اِلٰی کِتٰبِ اللّٰہِ - (جب) وہ لوگ بلائے جاتے ہیں کتاب اللہ کی طرف

لِیَحۡکُمَ بَیۡنَہُمۡ - تاکہ وہ فیصلہ کرے ان کے درمیان

ثُمَّ یَتَوَلّٰی - تو پھر جاتا ہے

تَوَلّٰی یَتَوَلّٰی ، تَوَلِّیًا - منہ پھیرنا (V)

فَرِیۡقٌ مِّنۡہُمۡ - ایک فریق ان میں سے

وَ ہُمۡ مُّعۡرِضُوۡنَ - اور وہ ہیں منہ پھیرنے والے

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُدْعَوْنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحْكُمَ
بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۳﴾

تم نے دیکھا نہیں جن لوگوں کو کتاب کے علم میں سے کچھ حصہ ملا ہے، اُن کا حال کیا ہے؟ اُنہیں جب کتاب الٰہی کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ وہ اُن کے درمیان فیصلہ کرے، تو ان میں سے ایک فریق اس سے پہلو تہی کرتا ہے اور اس فیصلے کی طرف آنے سے منہ پھیر جاتا ہے

Have you not seen those who have been given a portion of the Book? They are invited to the Book of Allah, to settle their dispute, but a party of them Turn back and decline (The arbitration).

محمد اقبال

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُدْعَوْنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۳﴾

- یہاں خدا کی کتاب سے مراد توراۃ وانجیل ہے اور "کتاب کے علم میں سے کچھ حصہ پانے والوں" سے مراد یہود و نصاریٰ کے علما ہیں۔
- اللہ کی ہدایت ایک ہی ہدایت ہے جو مختلف قوموں کی زبان میں ان کے پیغمبروں پر اتاری جاتی رہی ہے۔ وہی قرآن کی صورت میں پیغمبر آخر الزمان اتاری گئی ہے۔ اس یکسانیت کی وجہ سے آسمانی کتابوں کو جاننے اور ماننے والوں کے لیے قرآن کی دعوت کو پہچاننا مشکل نہیں۔
- اسی وجہ سے انہیں دعوت دی جارہی ہے کہ آؤ تمہارے معاملات کا فیصلہ اس کتاب کے مطابق کیا جائے
- یہاں ایک خاص واقعہ کی طرف اشارہ، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ یہود زنا کرنے والے مرد اور عورت کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئے، تو آپ ﷺ نے رجم کا حکم دے دیا، لیکن انھوں نے انکار کر دیا اور کہا کہ ہماری کتاب (یعنی توراۃ) میں تو صرف منہ کالا کرنا ہے۔ پھر توراۃ منگوائی گئ تو اس میں رجم کا ذکر ملا۔ چنانچہ ان دونوں کو رجم کر دیا گیا۔ اس پر یہود بہت سیخ پا ہوئے۔
- فیصلے کیلئے اللہ کی کتاب کی طرف بلائے جانے پر اہل کتاب کا سرکشی کرنا بہت تعجب آور ہے۔
- آسمانی کتابیں (بشمول قرآنِ مجید) - قانون اور فیصلوں کی کتابیں

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ قَالُوۡا لَنۡ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّاۤ اَيَّامًا مَّعۡدُوۡدٰتٍ‌ ۚ وَ غَرَّهُمۡ فِىۡ دِيۡنِهِمۡ مَّا كَانُوۡا يَفۡتَرُوۡنَ ﴿۲۴﴾

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ - یہ اس سبب سے کہ انہوں نے

قَالُوۡا - کہا

لَنۡ تَمَسَّنَا النَّارُ - ہر گز نہیں چھوئے گی ہم کو آگ

اِلَّاۤ - مگر

اَيَّامًا مَّعۡدُوۡدٰتٍ - چند گنے ہوئے دن

معدودة کی جمع، (گنتی کے، چند ایک، تھوڑے سے)

وَ غَرَّهُمۡ - اور دھوکا دیا ان کو

غَرَّ يَغُرُّ ، غُرُوراً - دھوکہ میں ڈال رکھنا

فِىۡ دِيۡنِهِمۡ مَّا - ان کے دین میں اس نے جو

كَانُوۡا يَفۡتَرُوۡنَ - وہ گھڑا کرتے تھے

اِفْتَرَى يُفْتَرِي ، اِفْتَرَاءً - بہتان (جھوٹ) گھڑنا (VIII)

فَكَيْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۙ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٢٥﴾

فَكَيْفَ - تو کیسا ہوگا

اِذَا جَمَعْنٰهُمْ - جب ہم جمع کریں گے ان کو

لِيَوْمٍ - ایک ایسے دن کے لیے

لَّا رَيْبَ فِيْهِ - کسی قسم کا کوئی شک نہیں ہے جس میں

وَوُفِّيَتْ -اور پورا پورا دیا جائے گا

وَفَّى يُوَفِّيْ ، تَوْفِيَةً - پورا پورا (بدلہ) دینا (II)

كُلُّ نَفْسٍ - ہر ایک جان کو

مَّا كَسَبَتْ - وہ جو اس نے کمایا

وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ - اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ۪ وَغَرَّهُمْ فِىْ دِيْنِهِمْ مَّا كَانُوْا
يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۴﴾ فَكَيْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۣ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا
يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۵﴾

ان کا یہ طرز عمل اس وجہ سے ہے کہ وہ کہتے ہیں "آتش دوزخ تو ہمیں مس تک نہ
کرے گی اور اگر دوزخ کی سزا ہم کو ملے گی بھی تو بس چند روز" اُن کے خود ساختہ
عقیدوں نے اُن کو اپنے دین کے معاملے میں بڑی غلط فہمیوں میں ڈال رکھا ہے
مگر کیا بنے گی اُن پر جب ہم انہیں اُس روز جمع کریں گے جس کا آنا یقینی ہے؟ اس روز
ہر شخص کو اس کی کمائی کا بدلہ پورا پورا دے دیا جائیگا اور کسی پر ظلم نہ ہوگا

This because they say: "The Fire shall not touch us but for a few numbered days": For their forgeries deceive them as to their own religion. But how (will they fare) when we gather them together against a day about which there is no doubt, and each soul will be paid out just what it has earned, without (favour or) injustice?

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ قَالُوۡا لَنۡ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّاۤ اَيَّامًا مَّعۡدُوۡدٰتٍ‌ ۚ وَغَرَّهُمۡ فِىۡ دِيۡنِهِمۡ مَّا كَانُوۡا يَفۡتَرُوۡنَ ۝٢٤

یہود کی سرکشی کا اصلی سبب - ان کے من گھڑت خیالات

- یہود کی سرکشی اور قبول حق سے انکار کا سبب یہ تھا کہ ان کے رہبروں اور رہنماؤں نے چند غلط ڈھکوسلے اور مفروضے ان کے دل و دماغ میں بٹھا دیئے تھے۔ مثلاً یہ کہ وہ جناب ابراہیم علیہ السلام کی اولاد ہیں لہٰذا وہ جہنم میں نہیں جائیں گے اور اگر جائیں گے تو گنتی کے چند دنوں کے سوا آتش جہنم ان کو چھوئے گی بھی نہیں
- اسی طرح نصاریٰ کے علماء وزعماء نے ان کے ذہنوں میں یہ غلط بات راسخ کر دی تھی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سولی پر چڑھ گئے اور اپنی امت کے گناہوں کی گٹھری اپنے سر پر رکھ کر خدا کے ہاں چلے گئے لہٰذا نصرانی جو چاہیں کریں ان کے گناہوں کا کفارہ ادا ہو چکا ہے۔
- ان جھوٹی آرزوؤں اور امیدوں نے بنی اسرائیل کے سیرت و کردار کو تباہ کر کے رکھ دیا تھا۔
- اسی قسم کے خیالات نے ان کو اتنا جری و بے باک بنا دیا ہے کہ وہ سخت سے سخت جرائم کا ارتکاب کر جاتے ہیں، بدترین گناہوں کے مرتکب ہوتے ہیں، کھلم کھلا حق سے انحراف کرتے ہیں اور ذرا خدا کا خوف ان کے دل میں نہیں آتا۔۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ قَالُوۡا لَنۡ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّاۤ اَيَّامًا مَّعۡدُوۡدٰتٍ ۪ وَغَرَّهُمۡ فِىۡ دِيۡنِهِمۡ مَّا كَانُوۡا يَفۡتَرُوۡنَ ﴿۲۴﴾

- یہاں اہلِ کتاب کے لیے بھی اور مسلمانوں کے لیے بھی اس بات کو واضح کر دیا گیا کہ :
  - اسلام اور قرآن کی دعوت ایمان و عمل کی دعوت ہے
  - اخروی کامیابی کا انحصار کسی حسب نسب پر نہیں
  - دنیا میں بھی سرافرازیاں ان لوگوں کے لیے ہیں جو اپنے آپ کو اس کا مستحق ثابت کر دیں
  - آخرت کی نعمتوں کے بھی وہ لوگ سزاوار ہوں گے جو ایمان و عمل کا سرمایہ لے کر وہاں پہنچیں گے اور حساب وکتاب میں جن کی نیکیوں کا پلڑا جھک جائے گا اور وہ رحمت خداوندی کو اپنے ایمان و عمل کے باعث اپنی طرف متوجہ کر لیں گے
- لیکن عملی طور پر مسلمانوں کی حالت آج بنی اسرائیل سے مختلف نہیں۔ ان کی کثیر تعداد آج ایسی ہی آرزوؤں کے سہارے جی رہی ہے، ایمان و عمل کا نہ شوق ہے نہ فکر
- کوئی اپنے نسب کی وجہ سے اور کسی نے اپنے آپ کو بزرگوں سے نسبت دے کر جنت کا حصول یقینی سمجھ رکھا ہے۔ شفاعت کے غلط عقیدے نے ایمان و عمل سے بیگانہ کر رکھا ہے
- آپ ﷺ کی شفاعت حق ہے لیکن یہ اس شخص کو نصیب ہوں گی جس نے زندگی بھر ایمان و عمل کے حصول میں محنت کی ہو گی

اضافی مواد

Reference Material

إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ

- إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ – ٣/١٩
- اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے
- وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ ٣/٨٥
- ٣/٨٥ اور جو اسلام کے علاوہ کوئی اور دین تلاش کرے تو وہ اس سے ہر گز قبول نہ کیا جائے
- وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا ٥/٣ آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو دین کی حیثیت سے پسند کر لیا۔
- أَفَمَنْ شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ فَهُوَ عَلَىٰ نُورٍ مِنْ رَبِّهِ.... - ٣٩/٢٢
- اب کیا وہ شخص جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لیے کھول دیا اور وہ اپنے رب کی طرف سے ایک روشنی پر چل رہا ہے (اُس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جس نے اِن باتوں سے کوئی سبق نہ لیا؟....)
- وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعَىٰ إِلَى الْإِسْلَامِ ٦١/٧ اب بھلا اُس شخص سے بڑا ظالم اور کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹے بہتان باندھے حالانکہ اسے اسلام (اللہ کے آگے سر اطاعت جھکا دینے) کی دعوت دی جا رہی ہو؟

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ ۙ

- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بنی اسرائیل نے ۴۳ انبیاء کو ایک ساعت میں دن کے ابتدائی حصہ میں قتل کیا۔ پھر بنی اسرائیل کے زہاد کی ایک جماعت جنکی تعداد ایک سو بارہ (۱۱۲) تھی۔ انھوں نے ان قاتلین کو امر بالمعروف کیا اور ممنوعات سے روکا اور معروف کا حکم دیا چنانچہ اسی دن کے آخر میں ان تمام کو قتل کر دیا گیا۔ (ابن ابی حاتم، ابن جریر)
- سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ کا غضب بھڑک اٹھتا ہے ان لوگوں پر جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایسا کیا۔" اور آپ اپنے دانت کی طرف اشارہ کر رہے تھے اور فرمایا: "اللہ کا غضب بھڑک اٹھتا ہے اس شخص پر جس کو رسول اللہ ﷺ اللہ کی راہ میں قتل کریں (یعنی جہاد کی راہ میں جس کو ماریں، کیونکہ اس مردود نے پیغمبر کے مارنے کا قصد کیا ہوگا)" [مسلم، کتاب الجہاد]
- سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت کے دن سخت ترین عذاب اس شخص کو ہوگا جس کو کسی نبی نے قتل کیا، یا اس نے کسی نبی کو قتل کیا ہو"۔ [مسند احمد]